سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

منگل،5-جولائی2022

(یوم الثلاثہ،5ذوالحج1443 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد41 : شمارہ 5

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5-جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 28-جون 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30-ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

190

2- رانا مشہود احمد خان: (30-ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3- چودھری افتخار حسین چھچھر: (28-دسمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن و امان

191

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،5-جولائی2022

(یوم الثلاثاء،5ذوالحج 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر31 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ
مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَ
لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

سورۃ البقرہ (آیات نمبر197 تا198)

حج کے مہینے معین ہیں جو معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج کے دنوں میں نہ رفث (عورتوں سے اختلاط) کرے نہ کوئی بُرا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور جو نیک کام تُم کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہو جائے گا اور زادِ راہ یعنی رستے کا خرچ ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہترین زادِ راہ پرہیز گاری ہے اور اے اہل عقل! مجھی سے ڈرتے رہو(197) اور اِس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ حج کے دِنوں میں بذریعہ تجارت اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام یعنی مزدلفہ میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تُم کو سکھایا اور اِس سے پیشتر تُم لوگ اِن طریقوں سے محض ناواقف تھے(198)

وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میری سرکار ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی
تُم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اعزاز یہ حاصِل ہے تو حاصِل ہے زمیں کو
افلاک پر تو گُنبدِ خِضرا نہیں کوئی
اے ظرفِ نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار ﷺ کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چونکہ question hour پہلے کا ہی چل رہا ہے جس میں محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں لیکن حکومتی سائیڈ سے کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح سے تحاریک التوائے کار، تحریک استحقاق اور زیرو آر بھی چلے آ رہے ہیں۔ میرے خیال میں اب ہم اس میں کچھ دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چار پانچ دن پہلے سپریم کورٹ رجسٹری میں پیشی تھی، وہاں فاضل چیف جسٹس صاحب اور پورا بنچ بیٹھا ہوا تھا۔ جب سپریم کورٹ نے حمزہ شہباز صاحب سے پوچھا کہ اگر آپ 22۔ جولائی تک وزیر اعلیٰ رہے تو آپ دھاندلی تو نہیں کریں گے، آپ چیف سیکرٹری، پولیس اور انتظامیہ کو اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق utilize کرنے کی کوشش تو نہیں کریں گے؟ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس وقت حمزہ شہباز صاحب نے کچھ آئیں، بائیں، شائیں کرنے کی کوشش کی کہ ہم جمہوریت کے بڑے چاچے، مامے اور تائے ہیں۔ ہماری جمہوریت کے لئے بڑی قربانیاں ہیں اور ہم نے بڑی اچھی اچھی پارلیمانی روایات قائم کی ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس صاحب نے ایک ruling دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر آپ نے صحیح جواب دینا ہوتا تو آپ یہ جواب دیتے کہ ہم کسی قسم کی کوئی pre-poll rigging نہیں کریں گے۔ اب میں آپ کی توجہ، پوری اسمبلی کی توجہ اور میڈیا کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ جس وحشیانہ انداز سے، جس بے ڈھنگے انداز سے اس وقت حمزہ شہباز یہاں پر چیف سیکرٹری، آئی جی پنجاب اور تمام سیکرٹریز کے ذریعے rules and regulations کی violation کر رہا ہے میں اس کی کچھ مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ پہلے تو انہوں نے 7۔ جون کو چھ سیکرٹریز کے تبادلے کئے۔ اس وقت جو ممبرز

ہال میں بیٹھے ہیں اور جو نہیں بھی بیٹھے ان سب میں آپ ماشاءاللہ سینئر ترین پارلیمنٹرین ہیں۔ آپ کو اچھی طرح پتا ہے اور ہم سب کو پتا ہے کہ جب الیکشن شیڈول آجائے تو آئین اور قانون کے مطابق کسی قسم کی کوئی posting and transfer نہیں ہو سکتی۔ کسی قسم کا کوئی ترقیاتی کام announce ہو سکتا اور نہ اس کی implementation ہو سکتی ہے لیکن 7۔ جون کو چھ سیکرٹریز تبدیل ہوئے جن میں سے ایک ساؤتھ کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ 2013 کا الیکشن نجم سیٹھی کی قیادت میں اسی (ن) لیگ، اسی حمزہ شہباز اور اسی نواز شریف نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے ذریعے جیتا تھا۔ اس وقت مسلسل پورے پنجاب کے اندر violation ہو رہی ہے۔ میں اس floor کے ذریعے سے سپریم کورٹ سے مطالبہ کروں گا کہ حمزہ شہباز اس وقت سپریم کورٹ کے ساتھ کی ہوئی commitment کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ سب سے بڑی دھجیاں انہوں نے یہ اڑائی کہ کل انہوں نے پنجاب کی غریب عوام کا مذاق اڑاتے ہوئے راجہ اندر بن کر ایک اعلان کیا جو ان کی domain نہیں ہے اور ان کی range ہی نہیں ہے۔ یہ openly pre-poll rigging کے زمرے میں آتا ہے۔ بظاہر یہ بڑا سہانا سا خواب ہے کہ پنجاب کے اندر جو بجلی کے 100 یونٹ استعمال کرے گا اس کو بجلی کا بل نہیں آئے گا، اس کو بجلی معاف ہو گی۔ اگر آپ یہ کرتے ہیں تو ہم سب ان کو appreciate کریں گے کہ تمہارا یہ فیصلہ بہت اچھا ہے۔ میں نے آج اسمبلی کے باہر بھی پریس کانفرنس کر کے کہا ہے کہ اگلے مہینے پنجاب کی وہ عوام جو 100 یونٹ سے کم بجلی استعمال کرے گی اگر ان کے گھر بل آتا ہے تو اس گھر کا فرد message بنا کر سوشل میڈیا پر بھیجے اور ان کے اگلوں، پچھلوں کو صلواتے سنائے کہ تم نے election stunt کے طور پر جھوٹ بولنے کی کوشش کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بنیادی طور پر انہوں نے election stunt کھیلا ہے کیونکہ یہ صوبے کی domain ہی نہیں ہے یہ تو وفاق کی domain ہے اور واپڈا وفاق کے under آتا ہے صوبے کے اندر تو آتا ہی نہیں ہے۔ پھر وہ آئی ایم ایف جس کے سامنے یہ لیٹ چکے ہیں، جس کے چرنوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، جس کے قدموں پر بیٹھ کر یہ چیوں چیوں، میوں میوں کرتے ہیں، جس کی مرضی کے بغیر یہ اپنے گھروں پر نہیں جاتے کیا اس آئی ایم ایف نے اجازت دینی ہے کہ ایک صوبہ اپنی

مرضی سے یہ فیصلہ کرلے جبکہ نہ پرائم منسٹر کو پتا ہو، نہ وفاقی کیبنٹ کو پتا ہو اور نہ واپڈا کے چیئرمین کو پتا ہو۔

جناب سپیکر! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آپ وزیراعلیٰ رہے ہیں، آپ کو اچھے طریقے سے پتا ہے کہ کوئی چیف منسٹر جب تک کیبنٹ سے approval نہ لے لے وہ کسی قسم کا کوئی decision نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات کیبنٹ میں بھی کوئی ایسی چیزیں آجاتی ہیں جو domain میں نہیں ہوتیں تو ان کو exempt کر دیا جاتا ہے۔ کل حمزہ شہباز نے pre-poll rigging اور election stunt کے طور پر جو یہ ڈرامہ کیا ہے اب اس پر implement ہونا چاہئے، اب ہم ان کو پیچھے نہیں بھاگنے دیں گے۔ اگر اگلے اجلاس میں 100 یونٹ استعمال کرنے والے 30 فیصد سے زیادہ عوام کو بل آگئے تو یہ میڈیا بھی سن لیں کہ پھر ہم اس ہال کے اندر حمزہ شہباز کو نہ بولنے دیں گے اور نہ کسی قسم کی proceeding آگے لے کر جانے دیں گے۔ اب اس پر implementation ہونا چاہئے، اب پنجاب کی عوام کو 100 یونٹ تک ریلیف ملنا چاہئے۔ اگر انہوں نے 17۔ جولائی کا الیکشن ہنڈانے کے بعد چھوٹا سا منہ بنا کر یہ کہہ دیا کہ آئی ایم ایف راضی نہیں ہوئی یا آئی ایم ایف سے معاملات طے نہیں ہو سکے اس وجہ سے ہم implement نہیں کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت بدمعاشی، غنڈہ گردی، دھونس اور دھاندلی اپنے عروج پر ہے۔ سپریم کورٹ کے سامنے تو یہ پارلیمانی روایات کی بات کرتے تھے۔ آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی اور مجھے یاد ہے میں آپ کے ساتھ کھڑا تھا اس وقت فاضل چیف جسٹس نے یہ ruling دی تھی اور ان کے فیصلے میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ as a Speaker as it is اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے صرف election day پر ڈپٹی سپیکر conduct کرے گا۔ اب آپ as a Speaker ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ بلاتے ہیں، آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں حکومت کے نمائندے شامل نہیں ہوئے۔ کیا یہ سپریم کورٹ کی توہین عدالت نہیں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کی توہین عدالت ہے۔ سپریم کورٹ اس پر ایکشن لے اور ان پر توہین عدالت لگائے۔ جو دھونس، دھاندلی اور بدمعاشی ہے، میں ایک اور چیز آپ کے سامنے رکھوں گا کہ مہر شرافت جو ہمارا کارکن ہے انہوں نے اس کو گرفتار کیا، اس نے ضمانت کروائی، ضمانت کروا کر ابھی جیل کے

اندر تھا جیل کے دروازے پر پولیس لا کر اس کو دوبارہ گرفتار کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی دھونس اور دھاندلی بیس کے بیس حلقوں میں ہو رہی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق انہوں نے حمزہ شہباز کی زیر قیادت تقریباً 20 ہزار بیلٹ پیپرز 20 حلقوں کے اندر اپنے candidates کو دینے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کہاں ہے؟ اس floor کے ذریعے سے اب میں الیکشن کمیشن سے مخاطب ہو کر پوچھوں گا کہ ان ساری چیزوں کو cover کرنا، ان کے اوپر overcome کرنا، ان کو address کرنا، ان کو sort out کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ آج اس floor کے ذریعے سے پاکستان میڈیا کو بھی میں یہ message دوں گا کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ کیا الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے؟ الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا ہے۔ میں آج اپوزیشن کے تمام ممبران کی نمائندگی کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے مطالبہ کروں گا کہ وہ الیکشن کمیشن سے پوچھے کہ کیا وہ ان بیس ضمنی الیکشن کے حوالے سے اپنا کردار ادا کر رہا ہے؟ حمزہ شہباز کی قیادت میں حکومت جو اس وقت توہین عدالت کر رہی ہے اس پر بھی سپریم کورٹ ایکشن لے۔ بہت شکریہ۔

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! میرے بھائی فیاض چوہان صاحب بڑی مدلل گفتگو کر رہے تھے اس وقت پاکستان کے اوپر جسے ہم PDM کہتے ہیں یہ ایک بنارسی ٹھگوں کا ایک پورا گروہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بڑے طریقے سے لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں، حکومتی وسائل لوٹ رہے ہیں، ان کی ذہنیت گندی ہے اور ان کی نیتیں گندی ہیں۔ جو بات ابھی فیاض چوہان صاحب کر رہے تھے کہ انہوں نے یہ 100 یونٹ کے حوالے سے اعلان کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کی jurisdiction میں واپڈا نہیں آتا۔ ایک تو انہوں نے اعلان کیا اور سپریم کورٹ کے احکامات کی خلاف ورزی کی ان کے اوپر contempt of court لگنی چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے Code of Conduct کی بھی violation کی ہے۔ یہ 100 یونٹ والا تماشا اور

ڈرامہ کر رہے ہیں یعنی 30 تاریخ کو reading ہوتی ہے انہوں نے چالیس دن پر ریڈنگ لے جانی ہے۔ جب چالیس دن پر ریڈنگ لے جائیں گے تو کسی کا بل بھی 100 یونٹ سے کم نہیں ہو گا۔ یہ فراڈ در فراڈ کریں گے۔ یہ لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں، سادی عوام کب بجلی کا بل اٹھا کر دیکھتی ہے اور details میں جاتی ہے کہ کس دن ریڈنگ ہوئی اور انہوں نے ہمیں کون کون سے سرچارج لگا کر بل بھیجا ہے۔ جب عام لوگ بیچاروں کا 15 ہزار، 20 ہزار اور 25 ہزار کا بل آتا ہے تو یہ دیکھ کر ان کی ویسے ہی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ یہ فراڈ کے اندر فراڈ کریں گے تو اس پر بھی محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ اول تو یہ کہ ہمیں اس فورم سے ایک متفقہ قرارداد پاس کرنی چاہئے کہ انہوں نے جو سپریم کورٹ میں undertaking دی یہ اس undertaking کو violate کر رہے ہیں، یہ contempt of court کر رہے ہیں اور بتدریج کر رہے ہیں۔ یہ سپریم کورٹ میں دی گئی undertaking کی ہر روز violation کر رہے ہیں۔ جہاں ہمارے candidates الیکشن لڑ رہے ہیں ان حلقوں میں ابھی بھی developments ہو رہی ہیں اور جو لوٹے ہوئے ہیں ان لوٹوں کے لئے انہوں نے فنڈز کے منہ کھول دیئے ہیں ہمارے کارکنوں نے ان developments کی ویڈیوز بھی بنائی ہوئی ہیں۔ ہمارے ساؤتھ میں بھی انہوں نے اس قسم کی حرکتیں کی ہیں جن کی ویڈیوز ہمارے پاس موجود ہیں۔ اب سپریم کورٹ کا دروازہ کس طرح کھٹکھٹانا ہے؟ آج چودھری فواد حسین نے ایک خط سپریم کورٹ کو لکھا ہے اگر اس کا کوئی نتیجہ نکلتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب لوگوں کو جا کر سپریم کورٹ کے سامنے کھڑے ہو کر ایک token protest کرنا چاہئے کہ یہ اقتدار میں آ کر سپریم کورٹ کے ساتھ چیٹ کر رہے ہیں پھر سپریم کورٹ کو اس پر خود ایکشن لینا چاہئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ!

جناب محمد بشارت راجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ تھوڑی سی مختلف ہے اور اس کا ذکر جناب فیاض الحسن چوہان نے بھی کیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن سپریم کورٹ کی proceeding ہو رہی تھی تو دو تین چیزیں وہاں پر categorically طے ہوئی تھیں۔ ایک تو جس طرح انہوں نے فرمایا کہ باقاعدہ طور پر آپ کی consensus سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ 22-جولائی تک جو interim period ہے اس کے لئے ہم نے جناب حمزہ شہباز کو بطور

چیف منسٹر accept کیا اور اسی طرح 22-جولائی تک تو آپ کا سلسلہ نہیں ہے لیکن آپ کو بطور سپیکر کی حیثیت کو بھی مسلمہ تسلیم کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ آپ اپنے اختیارات بطور سپیکر استعمال کریں گے۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس شخص کو ہم نے 22-جولائی تک چیف منسٹر تسلیم کیا ہے کیا وہ سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق اپنے فرائض انجام دے رہا ہے یا نہیں دے رہا یہ ایک بنیادی بات ہے۔ اگر آپ آج کا یہ ایجنڈا اٹھا کر دیکھیں تو اس میں آبپاشی کے questions ہیں، اس میں Adjournment Motions ہیں، اس میں Privilege Motions ہیں اور اس میں Zero Hour ہے so میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ہاؤس کی کارروائی ہے جس کو گورنمنٹ نے چلانا ہے۔ سوالات ہمارے یا ٹریژری بنچوں کے ہیں لیکن اس کے جواب گورنمنٹ نے دینے ہیں۔ وہ اپنی اس ذمہ داری سے انحراف کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے حکم کی بالکل صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں اور اپنے فرائض سرانجام نہیں دے رہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ نے 22-جولائی کے لئے اجلاس بلانا ہے، آپ نے اجلاس بلا لیا اور آج آپ نے notification بھی کر دیا۔ آپ نے 22-جولائی کے اجلاس کے لئے ضابطہ اخلاق ترتیب دینے کے لئے ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس بلایا اور انہوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تو میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں سپریم کورٹ کے notice میں یہ بات لانی چاہئے اور ہم بذریعہ resolution بھی لا سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جو ہمارے وکلاء ہیں ان کے ذریعے بھی ایک application لازمی جانی چاہئے۔

جناب محمد بشارت راجہ: چونکہ جو باتیں طے ہوئی تھیں اور ان کو 22-جولائی تک ہم نے چیف منسٹر تسلیم کیا تھا اور بطور چیف منسٹر وہ اپنے فرائض سرانجام دینے میں ناکام رہے ہیں اور وہ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے رہے۔ اس لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کی حیثیت پہلے ہی questionable تھی لیکن ان کی ان حرکات کے بعد، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہ کر کے وہ اس سے مزید انحراف کر رہے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ ایک اور طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم 20 حلقوں میں الیکشن لڑ رہے ہیں تو اس میں جناب محمد سبطین خان اور ہمارے چیف وہیپ سید عباس علی شاہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ وہاں جو لوکل الیکشن کمیشن کا آفس ہے ان کو petitions بھیجتے رہیں۔ اگر سپریم کورٹ direct جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ جہاں proper forum ہے آپ وہاں گئے ہیں اس لئے ہم یہ کارروائی پوری کر لیں پھر ہمیں جناب علی ظفر ایڈووکیٹ کو سپریم کورٹ میں پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ اس نے یہ یہ violation کی ہے۔ آپ کی طرف سے جو بھی Code of Conduct تھا اس کو اس نے totally violate کیا ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! اسی میں، میں صرف ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہو گا کہ اسمبلی کے جو دو اجلاس ہو رہے تھے اس حوالے سے بھی سپریم کورٹ نے کوئی اچھے الفاظ میں اس کو نہیں لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے پارلیمانی روایات اور elected اداروں کا مذاق بنایا ہوا ہے، ہم اجلاس کبھی ہوٹلوں میں کر رہے ہیں اور کبھی اسمبلی سے باہر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی تنبیہہ کی تھی کہ آئندہ جو بھی اجلاس ہو گا وہ اسمبلی میں ہو گا اور الیکشن بھی اسمبلی میں ہی ہو گا۔ یہ واضح احکامات ہیں اگر وہ ان سے انحراف کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بات سپریم کورٹ کے notice میں لانی چاہئے۔ اس ایوان سے ہم اس بات کی پرزور مذمت کرتے ہیں کہ جناب حمزہ شہباز بطور چیف منسٹر اپنے فرائض سرانجام دینے میں ناکام رہا ہے اور وہ اس اسمبلی کے وجود کو تسلیم نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ جی، نواب زادہ منصور احمد خان!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے ذرا نواب زادہ منصور احمد خان کی بات سن لیں۔ آپ ان کو دو منٹ دیں۔ وہ بڑی دیر سے کہہ رہے ہیں وہ سینئر پارلیمنٹرین ہیں۔

نواب زادہ منصور احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے، یہی چیز میں ریکارڈ پر لے کر آنا چاہتا ہوں، آپ توسط سے اور اپنے اس فورم سے گورنمنٹ آف پاکستان اس بات کا نوٹس لے کہ چیئرمین ارسا جسے حال ہی میں تعینات کیا گیا ہے اور ان کا تعلق

سندھ سے ہے انہوں نے ہیڈ تونسہ اور ہیڈ پنجند سے downstream 98 فیصد پانی دیا ہے اور انہوں نے ہمارے جون اور جولائی کے کوٹے کو ختم کر دیا ہے۔ ان کے پاس جو 2 فیصد پانی restore ہوا ہے وہ بھی ہمیں نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے مظفر گڑھ کینال، ٹیپی لنک، رنگ پور کینال، تلیری کینال اور ان کی تمام ڈسٹری بیوٹریز اس وقت خشک ہیں۔ یہ پچھلے چھ دن سے کام چل رہا ہے اس سے کپاس، گنے، چاول اور پھر باغات summer کی حالت خراب ہے اور جانوروں کا بھی یہی حال ہے۔ یہ گزشتہ کل چیئرمین ارسا نے سندھ کو 94.5 فیصد down stream پانی دیا ہے اور جو ان کے پاس 5.5 فیصد سٹور ہوا تھا انہوں نے وہ بھی ہمیں نہیں دیا۔ یہ کسان کا حق مار رہے ہیں، یہ جنوبی پنجاب کا حق مار رہے ہیں اور یہ ہمارا حق مار رہے ہیں۔ اس کی پرزور نہ صرف مذمت کی جائے بلکہ چیئرمین ارسا نے جو اختیارات سے تجاوز کیا ہے ان کے خلاف فوری طور پر ایکشن بھی لیا جائے اور ہمیں ہمارے کوٹے کے مطابق 100 فیصد پانی مہیا کیا جائے تاکہ ملک کی زرعی معیشت کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ ہمارا ملک کا زیادہ انحصار زرعی معیشت پر ہے۔ یہی بات میں آپ کے notice میں لانا چاہتا تھا اور اس معزز ہاؤس کے notice میں لانا چاہتا تھا تو اس معزز ہاؤس کی طرف سے یہ مذمت جائے اور یہ مطالبہ بھی کیا جائے کہ چیئرمین ارسا کے خلاف فوری طور پر ایکشن لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ جو نواب زادہ منصور احمد خان صاحب نے کہا ہے ہمیں اس پر قرارداد پاس کرنی چاہئے اور دوسری بات جو جناب فیاض الحسن چوہان نے کی ہے ہم اس کو قرارداد کی صورت میں پاس کریں تاکہ ایک message جائے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں نے تو یہی گزارش کی تھی کہ اس ہاؤس سے resolution جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ یہ دو resolutions تیار کر لیں ہم ان کو 13۔جولائی کے اجلاس میں لے آتے ہیں۔ اب محترم لطیف نذر!

جناب محمد لطیف نذر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کو، پورے ایوان کو، بلکہ پورے پنجاب کو اس بات پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں جیسے ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ very next day election کروایا جائے تو

ہماری پوری ٹیم نے، ہمارے وکلاء نے اور جتنی political team تھی اُس نے جتنی fight کی اس میں خاص طور پر آپ جیسے سپریم کورٹ میں گئے اور جس طرح الیکشن کو 22۔جولائی تک لے کر گئے میں اپنی طرف سے، پورے ایوان کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔دوسرا جس طرح آج قراردادیں پیش ہو رہی ہیں آج ہم سب دیکھ رہے ہیں جس طرح صحافی برادری کو، خاص طور پر میڈیا مالکان ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔سوشل میڈیا پر جو اینکرز ہمیں سپورٹ کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں واقعہ ہوا ایاز میر کے ساتھ پھر دوسرا عمران ریاض کے ساتھ یا دیگر ہمارے صحافی برادری کے ساتھ جس طرح وہ خفیہ ہاتھ گورنمنٹ کی طرف سے آتے ہیں اُن کو مار پیٹ کرتے ہیں یعنی حق کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں ایوان کی طرف سے صحافی برادری کے حوالے سے بھی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ فوری سپریم کورٹ الیکشن کمیشن اس بات کا نوٹس لے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو ایاز میر صاحب سے ہوا ہے یہ تو ہمیں ہاؤس کی طرف سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ یہ حمزہ شہباز ابھی تک کیوں سویا ہوا ہے، ایف آئی اے کے خود مالک بنے ہوئے ہیں اپنے کیس ٹھیک کروا رہے ہیں اور لوگوں کے ساتھ جو مار پیٹ ہو رہی ہے اُن کے ملزم نہیں پکڑے جا رہے یہ مطالبہ تو آنا چاہئے۔

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں بھی PP-97 میں بھی الیکشن ہو رہا ہے میں اس ہاؤس کے توسط سے آج آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ حکومت گرائی گئی ہے تو امپورٹڈ سرکار کا جو سوشل میڈیا پر ٹرینڈ چلا جو آج پوری دنیا میں پھیل چکا ہے لیکن اُس وقت تو صرف ان پر امپورٹڈ حکومت کا طعنہ تھا، آج پاکستان کے غریب، پاکستان کے کسان کو جو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے تو آپ کسی سے بھی رائے لے لیں کوئی بھی اس وقت امپورٹڈ حکومت کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہے اس کے باوجود جب ہم لوگوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں الیکشن کمیشن آپ کے ساتھ دھاندلی نہ کر دے تو جس طرح میرے بھائی فیاض الحسن چوہان صاحب نے بھی ذکر کیا اگر 20،20 ہزار ووٹ دینے کی بات ہے تو ہمیں ابھی سے اس پر غور کرنا چاہئے اور باقاعدہ الیکشن کمیشن کے خلاف جانا چاہئے کیوں کہ اگر ایسے ہوتا ہے تو اس الیکشن کے جو نتائج آئیں گے آنے والی سیاست کا سارا دارومدار اس الیکشن پر ہے تو میری پورے ایوان سے

درخواست ہے ہم ایک قرارداد مذمت پیش کرتے ہیں کہ جو اس وقت دھاندلی ہو رہی ہے pre-poll rigging ہو رہی ہے ہم سب اس پر قرارداد مذمت پیش کرتے ہیں اور فی الفور جیسے راجہ بشارت صاحب نے ذکر کیا ہمیں جو بھی فورم ملے چاہے سپریم کورٹ ہو، الیکشن کمیشن ہو ہمیں وہاں جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان صاحب نے جو بات pinpoint کی ہے کہ انہوں نے پہلے ہی اتنے ballot papers دیئے ہیں اس کا کوئی تھوڑا ثبوت مل جائے تو ہمیں پہلے ہی اس کے خلاف سپریم کورٹ میں چلے جانا چاہئے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک ریٹائرڈ میجر عمر عادل راجہ کی ویڈیو وائرل ہے جس میں اُس نے proper طریقے سے الیکشن کمیشن اور باقی اداروں کے درمیان سے چیزیں کی ہیں۔ ابھی مجھے فون آیا ہے کہ وہ چھوٹو تارڑ، چھوٹا ڈان اس وقت بھی جھنگ کے اندر کمشنر آفس میں بیٹھا ہوا ہے اور پچھلے چار دنوں میں اُس کا دوسرا دورہ ہے اور مہر اسلم بھروانہ اور فیصل جبوانہ دونوں امیدوار ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اب دیکھیں یہ کتنا clear-cut violation ہے اور سپریم کورٹ کے فاضل چیف جسٹس صاحب نے ایک لفظ کہا تھا کہ حمزہ شہباز صاحب آپ اور آپ کی cabinet دونوں impartial رہیں گے۔

جناب سپیکر: آج اجلاس کے بعد میڈیا کو inform کر کے ہمارے قائدِ حزبِ اختلاف اور دیگر تین چار قائدین یہ ساری چیزیں highlight کریں۔ جناب محمد سبطین خان! یہ ہونا چاہئے کیوں کہ یہ بہت بڑی violation ہے ایک معزز ممبر نے ارسا والی بات کی ہے اور دوسری جو صحافی ایاز میر صاحب پر تشدد کرنے والے لوگ کیوں نہیں پکڑے جا رہے؟ ہمیں ان کو corner کرنا چاہئے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں خصوصاً چند ایک چینل ایسے ہیں جو کہ حق کی بات کر رہے ہیں اگر غیر مناسب نہ ہو تو میں سچ بولنے والے چینلز کا نام بھی لے سکتا ہوں اُن میں بول چینل ہے، اے آر وائے چینل ہے اور سچ چینل ہے لیکن ایاز میر صاحب اس قسم کے صحافی ہیں جنہوں نے

ہمیشہ سچ کی بات کی ہے غلط بات چاہے کسی نے بھی کی ہو انہوں نے آج تک کسی کی طرف داری نہیں کی اور اُن کی کبھی بھیalignment نظر نہیں آئی اُن کے ساتھ جو تشدد ہوا ہے وہ ایک عام سی بات نہیں۔ اس وقت گورنمنٹ کا جو رویہ کچھ چینلز کے ساتھ اس طرح کا ہے کہ کچھ اینکرز جن میں ارشد شریف، صابر شاکر اور عمران ریاض خان ہیں اُن کو اس طرح سے ٹارگٹ کیا گیا ہے کہ وہ ملک چھوڑ جائیں اس کے ساتھ ساتھ ایسا بھی ہے کہ سابق خاتون اول کے بارے میں ایکaudio دی گئی ہے جو کہ ٹوٹے جوڑ جوڑ کر ٹوٹا مارکیٹ سے لے کر audio بنائی جاتی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ جو گھریلو معاملات کو غلیظ صحافت کو پروان چڑھانے کے لئے کرتے ہیں۔ میں بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا لیکن ہمارے دوسرے بھائی معزز ممبر نے بھی تقریباً یہی بات کر دی ہے ایک آخری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ نے پچھلے دن جتنیclarity کے ساتھ اپنا آرڈر لکھوایا ہے اُس میں سپریم کورٹ نے آپ جناب کو صدارت کے تمام فرائض سونپے سوائے ایک دن کے اس کے اوپر ہم کبھیcompromise نہیں کریں گے۔ ہم نے ہمیشہ آپ کی شخصیت کو دیکھا آج بھی آپ نے حکومتی لوگوں کو بلایا ہے لیکن وہ نہیں آئے وہ اس ہاؤس کوbelittle کر رہے ہیں اگر اس ہاؤس کا تقدس بحال کیا ہے تو وہ آپ نے کیا ہوا ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ نیاز مندی تقریباً 20,25سال سے ہے اور اُس سارے عرصے کی ہم قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے کبھی بھی کوئی ایسا رول ادا نہیں کیا جس سے کسی کی دل شکنی ہو، اُن کی زیادتیوں کے باوجود کہ جو زیادتی اسی ہال میں ہوئی آپ نے کوئی reaction نہیں دیا، ورنہ آپ کےreaction پر ہم اپنے آپ کو اگر آپ حکم فرماتے کسی بھی جگہ پر حاضر کر سکتے تھے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ کی شخصیت کو ہم کسی بھی طریقے سےbelittle نہیں ہونے دیں گے اور ہر وقت اس ہاؤس کے اندر بھی اور باہر بھی اس بات کا اظہار کریں گے کہ آپ ہیcustodian of the House ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ طلعت فاطمہ!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری چھوٹی سی گزارش ہے ہم سب لوگ یہی بات کر رہے ہیں کہ جو موجودہ گورنمنٹ ہے اور اُن کے جس قسم کے ہتھکنڈے ہیں اور جو وہ الیکشن کی rigging کر رہے ہیں میں حلقہ PP-168 میں کام کر رہی ہوں اور particularly in UC-242 ہم لوگوں نے سب دیکھا ہے کہ لاہور کے جن چار حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں وہاں development کا کام overnight ہو رہا ہے جہاں جہاں پی ٹی آئی کے زیادہ لوگ ہیں وہاں انہوں نے roads کو خراب کر دیا ہے بارش کا موسم ہے لوگ وہاں سے گزر نہیں سکتے اور باقی علاقوں میں بہت سارے roads بن رہے ہیں راتوں رات کام ہو رہا ہے اس پر میں مذمت کرتی ہوں this is pre-poll rigging ایک اور چیز یہ ہے کہ یہ لوگ پیسے تقسیم کر رہے ہیں اُس کی بھی videos پورے سوشل میڈیا پر چل رہی ہیں اور سلائی مشینیں بھی چل رہی ہیں اور بھی وہ جو جو کر سکتے ہیں وہ وہ کر رہے ہیں ہم اس کی مذمت کرتے ہیں This should be taken up by the Supreme Court again.

جناب سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید کو مائیک دیں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف مختصر دو تین issues کو یہاں discuss کرنا چاہوں گی جس طرح سپریم کورٹ کے حوالے سے آپ نے ہمیشہ کی طرح وضع داری اور بردباری کے ساتھ فیصلہ کیا پوری قوم نے اس فیصلے کو سراہا کہ پی ٹی آئی اور ان کے جتنے بھی allies ہیں وہ ہمیشہ پاکستان کی بات کرتے ہیں لیکن یہ لوگ انتشار پھیلانا چاہتے ہیں جس دن سے انہوں نے پنجاب پر قبضہ کر رکھا ہے اسی دن سے قانون شکنی ہو چکی تھی لیکن اس کے بعد اگر کہیں بھی تحمل کا مظاہرہ ہوا ہے تو وہ ہماری جماعت اور ہماری اتحادی جماعت یعنی آپ کی طرف سے ہوا ہے۔ میں دو تین چیزوں پر بات کروں گی جس طرح سے فیاض الحسن چوہان صاحب اور باقی لوگوں نے بات کی کہ ہماری honourable court نے ان کو conditional Chief Minister بنایا تھا کہ یہ کسی قسم کے اختیارات استعمال نہیں کریں گے لیکن وہ conditions آج میڈیا پر on air ختم کر دی گئی ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جس طرح بجلی کے بلوں اور دوسری چیزوں کے حوالے سے یہ announcements کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ development

work بھی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بات میں آپ کے اس ہاؤس کی طرف سے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں آپ اس حوالے سے راہنمائی کریں کہ انہوں نے پی پی۔ 167 اور شیخوپورہ کی جو ووٹر لسٹوں میں جو pre-poll rigging کی ہے کہ انہوں نے پی پی۔167 میں 61 فیصد ووٹ بڑھا دیئے ہیں اور یہ practically possible نہیں ہے کہ کسی ایک پی پی کی population آدھی سے زیادہ 61 فیصد بڑھ جائے۔ دوسری جو اہم بات ہے ہماری شیخوپورہ والی پی پی میں 32 فیصد ووٹرز کا بڑھ جانا بھی match نہیں کرتا کہ ایک اس حلقے میں specifically اتنے لوگ آ کر کس طرح سے آباد ہو گئے ہیں کیونکہ اس ratio سے وہاں کی آبادی بھی نہیں بڑھی۔ اس کے برعکس آٹھ ہزار ووٹرز اس پی پی کی ووٹر لسٹ سے نکال دیئے گئے ہیں تو میرا یہ ماننا ہے کہ اس ہاؤس کے توسط سے ہمیں وقت سے پہلے کچھ کرنا چاہئے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم ہار جاتے ہیں اس کے بعد ہم واویلا مچاتے ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہماری لیڈر شپ جب اس حوالے سے پریس کانفرنس کرے تو اس میں ان تمام چیزوں کو discuss کرے۔ آخری بات کہ یہ ہمیشہ میڈیا کو استعمال کر کے جس طرح سے پراپیگنڈہ کرتے ہیں تو ہمیں اس چیز کو بھی highlight کرنا چاہئے کیونکہ کچھ اینکر حضرات چار پانچ یا چھ لوگوں کو عبرت کا نشان بنا کر پوری 22 کروڑ عوام آج وہی بات کر رہی ہے جو کہ ایاز میر نے یا عمران ریاض خان نے کی لہٰذا ان لوگوں کو عبرت کا نشان بنا کر باقی لوگوں کو یہ message دینا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کریں گے کیونکہ صابر شاکر تو یہ ملک چھوڑ کر ہی چلا گیا ہے تو میرا یہ ماننا ہے کہ پاکستانی ہونے کے ناتے اس ہاؤس کو ان کو سپورٹ کرنی چاہئے اور ان کی سپورٹ کے لئے ایک free and fair investigation ہونی چاہئے کہ ایسا کون سا اقدام انہوں نے اٹھایا ہے کہ ان کی families کو بھی یہ نشانہ بنا رہے ہیں اور ان کے خلاف درجنوں کے حساب سے دہشت گردی اور غداری کی FIRs درج کر رہے ہیں آپ پورے ہاؤس کی راہنمائی کریں کہ جتنی کورٹس کی لاقانونیت کی گئی پہلے تو ہم سنتے تھے کہ suo moto action لیا گیا جہاں contempt of court لگتی ہے کورٹس کے آرڈر کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے تو کیا اس کے باوجود ہاؤس کی طرف سے وکیل کا جانا اور قرارداد کا آنا ضروری ہے کیا کورٹس یہ سب کچھ نہیں دیکھ رہیں کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا اس کی کس طرح سے violation کی جا رہی ہے؟ ایک convicted woman وہ

announcement کر رہی ہے جو کہ پرائم منسٹر کی jurisdiction ہے اور سی ایم تو یہ اتھارٹی رکھتا ہی نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کو میڈیا کے ساتھ ساتھ قانونی طور پر بھی اور اس ہاؤس کی طرف سے ضرور discuss کرنی چاہئے جو کہ میں نے ابھی دو تین چیزیں discuss کی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ستی صاحب!

جناب محمد لطاسب ستی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں pre-poll-rigging پر کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ کے توسط سے سپریم کورٹ نے جو احکامات جاری کئے تھے ان پر بڑی دیدہ دلیری سے پورے صوبہ پنجاب میں خلاف ورزی جاری ہے۔ ہمارے وہ 20لوٹے ممبران جن کی سیٹیں خالی ہوئی ہیں جن پر اب ضمنی انتخابات ہونے جا رہے ہیں اس میں ہر جگہ سے اسی طرح کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ میرا حلقہ پی پی۔6 ہے اور میرے پڑوس پی پی۔7 میں یہ معاملہ ہوا ہے کہ پی پی۔7 میں جو ضمنی انتخاب ہو رہا ہے اس میں ترقیاتی کام دن رات جاری ہیں۔ سپریم کورٹ کے احکامات کے باوجود ان میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی اور وہ اسی طریقے سے جاری وساری ہیں۔ At the same time میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں کہ CEO ایجوکیشن جس نے راولپنڈی ڈسٹرکٹ کو 31ویں یا32ویں نمبر سے تیسرے یا چوتھے نمبر میرٹ پر لے کر آیا اس کو جبری رخصت پر بھیجا گیا اور اس کی جگہ تحصیل کہوٹہ کا ایک رہائشی شخص تعینات کیا گیا تاکہ وہ اساتذہ کی ڈیوٹی لگائے اور ان سے وہ کام لے جو pre-poll rigging میں آتے ہیں یہ بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں۔ میں اس کی پوری تفصیل فیاض الحسن چوہان صاحب کو پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: ستی صاحب! اس CEO ایجوکیشن کی ٹرانسفر کب کی گئی ہے؟

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! یہ ٹرانسفر نہیں کی گئی چونکہ ٹرانسفر پر ban ہے لہٰذا انہوں نے اس کو تین ماہ کے لئے جبری رخصت پر بھیجا ہے اور اس کی جگہ پر دوسرے شخص کو عارضی چارج دے کر اس سے کام لیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد لطاسب ستی! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! یہ لوگ بڑے طریقے کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ اس وقت حمزہ شہباز کا main purpose یہ ہے کہ میں ان 20 سیٹوں میں سے maximum seats حاصل کر کے کسی نہ کسی طریقے سے سی ایم منتخب ہو جاؤں کیونکہ یہ پہلے بھی ناجائز طریقے سے اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ ابھی بھی ناجائز طریقے یعنی pre-poll rigging کے ذریعے اس سیٹ کو ہتھیانا چاہ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، اب راجہ صاحب اپنی بات کریں۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر دھاندلی کے حوالے سے بھی بے شمار مدلل گفتگو ہو چکی ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا جو الیکشن تھا وہ غیر آئینی تھا پھر بھی ایوان میں بیٹھا ہر شخص اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ اگر وہ غیر آئینی الیکشن تھا اور ظاہر ہے کہ وزیر اعلیٰ بھی غیر آئینی تھا تو پھر بجٹ کس طرح سے پاس ہو گیا؟ اور بے شمار ایسے سوالات ہیں جن کا جواب ہمیں نہیں ملا۔ میں پچھلے اجلاس میں بھی کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن مجھے موقع نہیں ملا میں ایوان کے توسط سے آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ جس جرات اور عزت کے ساتھ آپ نے اس ہاؤس کا تقدس پامال ہونے سے بچایا اور جس طرح سے وہ عطا تارڑ یہاں پر آیا تھا اور آپ نے اس کو یہاں پر بیٹھنے نہیں دیا اور جس طرح آپ نے ہم سب کی اور اس ہاؤس کی عزت کا خیال رکھا یہ پاکستان کی تاریخ میں انشاءاللہ آپ کو یاد رکھا جائے گا اور ہم سب آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ راجہ صاحب! اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا اپنی بات کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں خود election campaign میں کام کر رہی ہوں۔ میرے colleagues نے جو باتیں کی ہیں میں ان کو second کرتی ہوں۔ اب یہ خاص طور پر targeted کام کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے حلقے کے علاقے پی پی۔170 میں جہاں میں election campaign کر رہی ہوں وہاں ہم نے خواتین اور مردوں کی corner meetings کروا رہے ہیں اور جس گھر میں کارنر میٹنگ کی تیاری ہوتی ہے وہاں پر پہلے پولیس آتی ہے اور جو وہاں

انہوں نے hoardings یا banners لگائے ہوتے ہیں یا جو بھی میٹنگ کے حوالے سے تیاری کی ہوتی ہے وہ پولیس والے اس کی پوری movie بناتے ہیں اور اس کی footage لیتے ہیں لہٰذا خواتین اور مرد حضرات نے ان سے پوچھا کہ آپ اس طرح سے کیوں کر رہے ہیں یہ ہمارا گھر ہے اور ہم اپنے گھر میں میٹنگ کروانا چاہتے ہیں تو وہ پولیس والے آگے سے کہتے ہیں کہ بی بی آپ اپنا کام کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ وہ اس گھر کا ایڈریس نوٹ کرتے ہیں اس گھر کی پوری footage لیتے ہیں اور اچھا خاصا وہاں لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ ہمارے کارکن جو کہ لوٹے بن گئے ہیں جو ان کے ساتھ ہمارے کارکن کام کرتے تھے کہ اگر وہ فیلڈ میں کام کر رہے ہیں تو انہیں پولیس کے ذریعے پولیس سٹیشن بلایا جاتا ہے اور ایس ایچ او ان کو سامنے بٹھا کر کہتا ہے کہ تمہیں بڑا کام کرنے کا شوق چڑھا ہے۔ یہ پولیس والے کسی کا بچہ یا بیٹا اٹھا لیتے ہیں اور یہ اس طرح کی پولیس گردی اتنی زیادہ ہو رہی ہے۔ میرا اپنا بیٹا late night سسرال سے واپس گھر آ رہا تھا اس کو روک کر پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو اور وہ اسی دوران مجھ سے ٹیلی فون پر بات کر رہا تھا لہٰذا اس نے میری بات پولیس والے سے کروائی جب اس کو پتا چلا کہ یہ پی ٹی آئی کی ایم پی اے کا بیٹا ہے تو اس کو صبح 5 بجے تک وہاں بٹھا کر رکھا گیا اس کے بعد جب میں نے دھمکی دی کہ میں میڈیا کے ساتھ آ رہی ہوں تب جا کر انہوں نے میرے بیٹے کو چھوڑا ہے۔ یہ اس حد تک غنڈہ گردی ڈرانے اور دھمکانے پر آ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ ان کا ہراساں کرنے کا پروگرام ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس کے علاوہ ستوکتلہ میں ہم ایک area visit کرنے گئے۔ تو پتا چلا کہ پوری سڑک ہی اکھڑی ہوئی تھی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ یہ سڑک بنی ہوئی تھی لیکن جب ان کو پتا چلا کہ یہاں پر سارے پی ٹی آئی کے سپورٹرز ہیں تو انہوں نے وہ سڑک باقاعدہ اکھاڑی ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے جتنے بینرز یا پوسٹرز لگائے جا رہے ہیں وہ تمام بینرز یا پوسٹرز پی ایچ اے والے آ کر اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے ہم سے اجازت نہیں لی۔ انہوں نے ہر قسم کی اخلاقی الیکشن کی جو

norms ہیں وہ اٹھا کر رکھی ہوئی ہیں۔ یہ لوگوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے بہت strongly آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اختر ملک صاحب!

جناب محمد اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب سپیکر! شکریہ، مجھے تو بڑا افسوس ہوتا ہے کہ پہلے اپوزیشن بائیکاٹ کرتی تھی اور اب یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ حکومت یہاں سے بھاگ گئی ہے۔یہ باتیں تو جمہوریت کی کرتے ہیں لیکن ان کے اندر جمہوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہے، ان کی تاریخ ہے کہ یہ ہمیشہ چور راستوں سے مسلط ہوئے ہیں اور انہوں نے ابھی بھی چور راستہ ہی اپنایا جس وجہ سے آج ہمارا پنجاب مقبوضہ پنجاب کی تصویر پیش کر رہا ہے اور پاکستان ہمارا مقبوضہ پاکستان کی تصویر پیش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ایک چلتے ہوئے نظام کو جان بوجھ کر detract کیا گیا، آج کوئی کسان کی آواز سننے والا نہیں ہے، آج کسی مزدور کی آواز اوپر نہیں آتی، کسی غریب کی آواز اوپر نہیں آتی اس لئے کہ پاکستان کا جو سارا سسٹم چل رہا تھا اسے تہہ وبالا کر دیا گیا، فیکٹریز بند ہو گئیں، بے روزگاری کا دور دورہ ہے اور خاص طور پر لوگوں پر جو کمر توڑ مہنگائی مسلط کی گئی ہے اس وجہ سے لوگ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جس طرح بجلی کے بلوں میں تباہی و بربادی کی گئی ہے، جس طرح یوٹیلٹی کے زمرے میں common استعمال کی چیزوں کی قیمتیں، جس طرح پٹرول اور ڈیزل بم گرائے گئے ہیں ان سے پاکستان کا سفید پوش طبقہ اور غریب لوگ جن مشکل حالات سے گزر رہے ہیں شاید پاکستان کی تاریخ میں کبھی اس طرح نہیں ہوا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارا یہ ہاؤس غریب اور کسان کی آواز بنتا اور مسلط کئے گئے لوگوں تک ان کی آواز پہنچائی جاتی لیکن کہتے ہیں کہ "کتی چوراں نال رل گئی ہے" پتا نہیں کون کس کس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور تباہی و بربادی کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اس طرح کی بادشاہت کا نظام مسلط کیا گیا ہے لہٰذا ان اداروں کو بند کر دینا چاہئے چونکہ اصولی طور پر تو ان اداروں کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ یہ تو ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ آپ ان مشکل حالات میں بھی اس ادارے کی عزت و تکریم

کروارہے ہیں لیکن جو اداروں پر یقین نہیں رکھتے وہ یہاں موجود نہیں ہوتے-میری راجہ صاحب اور اس پورے ہاؤس سے مؤدبانہ گزارش ہوگی کہ اس کمر توڑ مہنگائی، جس غنڈہ گردی کا ضمنی الیکشن اور پورے پنجاب میں مظاہرہ کیا جارہا ہے کے خلاف ایک قرارداد پاس کی جائے-ابھی میرے حلقے میں لیگی راہنما کے کہنے پر پورے موضع کا ایک موگہ توڑ کر پانی بند کیا ہوا ہے-ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم کوئی پتھر کے زمانے میں چلے گئے ہیں جہاں نہ قانون ہے، نہ کوئی ضابطہ ہے، نہ اخلاقیات ہیں اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس پر ہم بات کر سکتے ہیں-میں اسی پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ مہنگائی کے خلاف ہمیں ایک بھرپور مہم شروع کرنی چاہئے اور قرارداد بھی پیش کرنی چاہئے تاکہ ہم ان غریبوں کی آواز بن سکیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں یہ ساری بات آگئی ہے، آپ تشریف رکھیں-ابھی سبطین صاحب، راجہ بشارت صاحب، ظہیر صاحب اور چیف وہپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں-انہی باتوں پر ایک متفقہ پریس کانفرنس کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر جیسے ملتان کے ضمنی الیکشن میں گڑبڑ ہو رہی ہے وہاں لوکل الیکشن کمیشن کے جو دفاتر ہیں انہیں ایک پٹیشن دی جائے اس کے بعد اپنی آواز کو سپریم کورٹ تک بلند کریں لیکن ابھی باہر جا کر میڈیا سے بات کریں۔جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہمیں فی الفور عدالت عظمیٰ سے رجوع کرنا چاہئے اور رجوع کرنے سے پہلے ہمیں اس معزز ایوان کے concern کو بھی on record لانا چاہئے کہ آج کے ہمارے اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اس لئے ہم عدالت کے پاس آئے ہیں-ہم نے ایک قرارداد تیار کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پیش کرتا ہوں پھر اس میں اگر کوئی معزز رکن رائے دینا چاہے یا تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی آپ پہلے قرارداد پیش کر لیں لیکن پہلے ہاؤس سے Rules relax کرنے کی اجازت لے لیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

معزز ایوان کا حمزہ شہباز شریف کا اختیارات سے تجاوز کرنے پر عدالت عظمیٰ سے فی الفور نوٹس لینے کا مطالبہ

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سر انجام نہیں دے رہا۔ عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو 22 جولائی 2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں

ترقیاتی کام،افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے - مزید بر آں صحافی برادری کو جس طرح target کیا جارہا ہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق و سچ کا ساتھ دینے پر crush کیا جارہا ہے-یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے-اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کا notice لینے کا مطالبہ کرتا ہے-"

جناب سپیکر: ابھی راجہ بشارت صاحب نے جو الیکشنز میں دھاندلی اور سپریم کورٹ کے واضح احکامات کی violation کے حوالے سے قرارداد پیش کی ہے، ہم سپریم کورٹ میں یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ حمزہ شہباز 22 ۔جولائی تک وزیر اعلیٰ ہے لہٰذا اسے کم از کم اتنا پاس ہونا چاہئے تھا کہ وہ ہاؤس میں آتا اور اس کے دوسرے لوگ بھی آتے۔ ہم نے تو آج بھی ان کو invite کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہیں آئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سر انجام نہیں دے رہا-عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو 22۔جولائی 2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں ترقیاتی کام،افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے۔ مزید بر آں صحافی برادری کو جس طرح

target کیا جارہاہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق وسچ کا ساتھ دینے پرcrush کیا جارہاہے۔یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کاnotice لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سر انجام نہیں دے رہا۔عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو22 ۔جولائی2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں ترقیاتی کام، افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے۔ مزید برآں صحافی برادری کو جس طرح target کیا جارہاہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق وسچ کا ساتھ دینے پرcrush کیا جارہاہے۔یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کاnotice لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ باہر جا کر اس پر پریس کانفرنس کر لیں۔اب اجلاس 13۔جولائی 2022 کو1.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔